اللہ نے جنت کا وعدہ اچھے کامُ کرنے یا صرف عبادت کرنے میں پوشیدہ رکھا ہے؟

تحریر و تحقیق: ڈاکٹر شاہد بشیر چوھدریuser

اللہ نے جنت کا وعدہ اچھے کامُ کرنے یا صرف عبادت کرنے میں پوشیدہ رکھا ہے؟

تحریر و تحقیق: ڈاکٹر شاھد بشیر چوھدری

قران کا آغاز ہی ھدایت سے ہوتا ہے اور وعدہ فقط متقین سے ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے تو پھر متقی کونُ لوگ ہیں اور وہ کون سے ایسے اچھے کام کرتے ہیں جن کو ھدایت ملتی ہے

یہ ہر گز نیکی نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو، لیکن نیک تو وہ ہے کہ جو اللہ کے ۲:۱۷۷ احکامات، فرشتوں کتاب اور نبیوں کے ساتھ امن قائم کرتا ہے اور جس نے اپنا مال باوجود اس کی محبت کے اپنے قرابت والوں ، یتیموں ، مسکینوں ، اللہ کی راہ میں پر چلنے والوں اور ضرورت مندوں اور مصیبیت میں پھنسے لوگوں کو دیا اور وحی کے احکامات پر مبنی نظام قائم کیا اور معاشرے کی خوشحالی کا فریضہ سر انجام دیا اور جب بھی عہد کیا تو اس کو پورا کیا اور ہر مشکل ، تکلیف اور جنگ کی حالت میں ثابت قدم والے بنے-یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا اور یہی تو وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں۔

سورت بقرہ کی آیت ۲۵

وَبَشِّرِ الَّذِين آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُواْ مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقاً قَالُواْ هَـذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ وَأُتُواْ بِهِ مُتَشَابِهاً وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

اور آپ ان لوگوں کو خوشخبری سنا دیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے کہ ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جب انہیں ان باغات میں سے کوئی پھل کھانے کو دیکہیں گے: یہ تو وہی پھل ہے جو ہمیں پہلے دیا گیا تھا، حالانکہ انہیں ملتے جلتے پھل دیئے گئے ہوں گے، ان کے لئے جنت میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے

اس آیت میں بھی دیکھ لیں کہ اچھے عمل کرنے پر ہی جنت کی وعید دی گئ ہے

۲:۸۲

وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أُولَـئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

اور جو لوگ جو امن والے اور نیک عمل کیے تو وہی لوگ جنّتی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

۴:۱۲۲

وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَعْدَ اللّهِ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّهِ قِيلاً

اور جو لوگ امن والےاور نیک عمل کرتے رہے ہم انہیں عنقریب بہشتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا سچا وعدہ ہے، اور اللہ سے زیادہ بات کا سچا کون ہوسکتا ہے

سورت نساء آیت ۱۲۴

وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُوْلَـئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلاَ يُظْلَمُونَ نَقِيرًا

اور جو کوئی نیک اعمال کرے گا (خواہ) مرد ہو یا عورت درآنحالیکہ وہ مومن ہے پس وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اوران کی تِل برابر (بھی) حق تلفی نہیں کی جائے گے

اس کے علاوہ اور بہت سی آیات ہیں جن میں نیک اعمال ہی کو جنت میں داخل ہونے کو بنیاد قرار دیا گیا ہے مگر ہمارے ملاء نے مسلمانوں کو نیک اعمال سے دور کرنے کے لیے ایسی ایسی عبادات دریافت کی ہوئ ہیں جن کی وجہ سےمسلمان عمل کی بجاے ان کو سرانجام دے کر اس دنیا میں ذلتوں کے بلیک ہول میں گرتا چلا جا رھا ہے

باقی کی آیات بھی دیکھتے ہیں

اللہ نے جنت کا وعدہ اچھے کام کرنے یا صرف عبادت کرنے میں پوشیدہ رکھا ہے؟ ۲

وَعَدَ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

اللہ نے ایسے لوگوں سے جو ایمان (امن!لائے اور نیک عمل کرتے رہے وعدہ فرمایا ہے ان کے لئے بخشش اور ۵:۹- بڑا اجر ہے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انہیں ان کا رب ان کے ایمان کے باعث (جنتوں تک) پہنچا 10:9 دے گا، جہاں ان (کی رہائش گاہوں) کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی (یہ ٹھکانے) اُخروی نعمت کے باغات میں ((ہوں گے

۱۱:۱۱

إِلاَّ الَّذِينَ صَبَرُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أُوْلَـئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ

سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے صبر کیا اور نیک عمل کرتے رہے، (تو) ایسے لوگوں کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے

۱۱:۲۳

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُواْ إِلَى رَبِّهِمْ أُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اپنے رب کے حضور عاجزی کرتے رہے یہی لوگ اہلِ جنت ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

۱۸:۳۰

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لاَ نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلاً

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے یقیناً ہم اس شخص کا اجر ضائع نہیں کرتے جو نیک عمل کرتا ہے

۱۸:۱۰۷

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان کے لئے فردوس کے باغات کی مہمانی ہوگی

۲۲:۱۴

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ

بیشک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں رواں ہیں، یقیناً اللہ جو ارادہ فرماتا ہے کر دیتا ہے

۲۲:۲۳

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ

بیشک اﷲ ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال انجام دیتے ہیں جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا، اور وہاں ان کا لباس ریشم ہوگا

۲۲:۵۰

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے مغفرت ہے اور (مزید) بزرگی والی عطا ہے

۳۱:۸

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے ان کے لئے نعمتوں کی جنتیں ہیں

۳۴:۴

الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ

کافر لوگوں کے لئے سخت عذاب ہے، اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا ثواب ہے

۴۱:۸

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا

اللہ نے جنت کاوعدہ نیک اعمال کرنےسے کیا ہے یا صرف عبادات میں پوشیدہ ہے

۴۲:۲۲- تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُم مَّا يَشَاؤُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ

آپ ظالموں کو اُن (اعمال) سے ڈرنے والا دیکھیں گے جو انہوں نے کما رکھے ہیں اور وہ (عذاب) اُن پر واقع ہو کر رہے گا، اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے وہ بہشت کے چَمنوں میں ہوں گے، اُن کے لئے اُن کے رب کے پاس وہ (تمام نعمتیں) ہوں گی جن کی وہ خواہش کریں گے، یہی تو بہت بڑا فضل ہے

٤٥:٣٠

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ

پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے تو اُن کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل فرما لے گا، یہی تو واضح کامیابی ہے

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اس پر ایمان لائے جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ۴۷:۲- نازل کی گئی ہے اور وہی ان کے رب کی جانب سے حق ہے اللہ نے ان کے گناہ ان سے مٹا دیئے اور ان کا حال سنوار دیا

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

جس دن وہ تمہیں جمع ہونے کے دن اکٹھا کرے گا یہ ہار اور نقصان ظاہر ہونے کا دن ہے۔ اور جو شخص اللہ پر ٦٤:٩- ایمان لاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے تو اس سے اس کی خطائیں مٹا دے گا اور اسے جنتوں میں داخل فرما دے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان کے لئے ختم نہ ہونے والا (دائمی) اجر ۹۵:۶- ہے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ-۹۸:۵

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہی لوگ ساری مخلوق سے بہتر ہیں

قران پاک میں زیادہ تر آیات کو میں نے بیان کیا ہے اور ان سب میں جنت کا وعدہ نماز ، یا کسی عمرہ یا حج سے منسلک نہیں ہی ۔ اس کا مطلب ہوا کہ اس کائنات میں پیدا ہونے کا مقصد عبادت سے عبارت نہیں ہی ورنہ اللہ کسی ایک آیت میں ہی ذکر کر دیتے۔ عبادت سے انکار نہیں اگرچہ اس سے نفسیاتی سکون ضرور ملتا ہے جو صرف انسانی ذات تک محدود ہے اس کا بعد از موت کسی اجر سے ذرہ بھر بھی فایدہ نہ ہے

قران نہ تو کسی مذہب کی دعوت دیتا ہے اور نہ کسی مذہب کی تعلیم دیتا ہے اس لیے قران کے ذریعے ایک مذہب کا تصور دینا غلط ہے ۔ قران ایک دین کی دعوت دیتا ہے اور زندگی گزارنے کے خدوخال پیش کرتا ہے اس لیے قران میں اگر ہم کو ملے گا تو صرف ضابطہ حیات ملے گا جو قوانین کی صورت میں ہیں اور انُ قوانین کے مطابق ہر معاشرہ اپنے ماحول اور کلچر کے مطابق پالیسیاں مرتب کرے گا تا کہ معاشرے اور حکومت کے درمیان مکمل رابطہ رہے اور معاشی اور معاشرتی معاملات احسن طریقے سے چلاے جا سکیں

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَالَّذِينَ هَادُواْ وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور (جو) نصاریٰ اور صابی (تھے ان میں سے) جو (بھی) اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اس نے اصلاحی عمل کئے، تو ان کے لئے ان کے رب کے ہاں ان کا اجر ہے، ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے

ایک بات جو ملاء نے ذھن میں ڈال دی ہے کہ قران صرف ایک طبقے کے لیے ہے

مگر قران کا یہ مسلہ نہیں ہے کہ کوئ کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے - کیونکہ قران تو ہر مذہب والے کو ہی نصیحت کر رھا ہے ۔ اگر کوئ شخص خالق کے احکامات ساتھ اھل ایمان ہو یعنی امن قایم کرنے والا ہو جس طرح محمد رسول اللہ نے کیا اور معاشرے میں اصلاحی عمل کرے تو اےسے شخص کا اجر رب کے پاس محفوظ ہے-

اب دیکھنا ہے کہ عمل کیا ہوتا ہے؟

عمل عربی زبان میں کسی کام کو مقصد کے تحت سرانجام پانے کو کہتے ہیں اس سے جو الفاظ بنتے ہیں وہ یہ ہیں

عاملہ۔ he worked , laboured, served, actedعاملہ معاملہ اللیث he did, acted or dealt with him in manner of lion

اعملہ- اس نے کام پر لگا دیا

تعمل- کام میں تھکاوٹ

تعامل- dealing togeather in buying and selling

اعتمل- اپنے آپ کوُکام پر لگا لیا

اعتملت اعمالا - i laboured to earn

استعملہ- he asked to work

عملا work , labour, service, and a deed or an action ایسا کام جو اس نییت سے کیا جاے کہ اس سے مقصد حاصل ہو جو کسی دوسرے کی تکلیف کا باعث نہ بنے

اسی کو قران نے عمل کہاہے جس کو ہمارے مترجمین نے آسانی سے سمجھنے کے لیے اپنے پاس سے نیک کا لفظ لگا کر نیک عمل کہا ہے ورنہ عمل وہی ہے جو با مقصد ہو اور دوسرے کی تکلیف کا باعث نہ بنے اس عمل کا تعلق کسی عبادت سے بالکل بھی نہیں ہے کیونکہ عبادت کا تعلق انسان کی ذات سے ہے اور عمل دو اشخاص یا زیادہ کے بیچ سرانجام پاتا ہے۔

عملی- practical

عمل بہ العملین-with two labroures action

مستعمل- پہلے سے استعمال شدہ

یعمل-excellant work or strongالیعملیہ یوم- day of conflict

قران پاک میں عمل کا لفظ ۸۸ بار مندرجہ ذیل معنوں میں آیا ہے

تفعلو- you do

فافعلو so do

یفعلون doing

یفعلdoes

فعلنthey do

یفعلو with work

فعلوہthey would have done this

فعل did

نفعل we do

فعلناwe dealt

و یفعلون and they do

تفعلونyou do

فعلتہ I did it

فعلتdone

و فعلت and you did

فعلتھا I did it

نفعلwe deal

اف

لیکن عجیب بات ہے جب ہم قرانی تراجم پر بظر ڈالتے ہیں تو اس میں ہمیں ایک خاص مذھب کے خدوخال نظر آتے ہیں قران کسی مذھب والے کو برا نہیں کہہ رھا بلکہ اصلاحی اعمال کو اچھی نظر سے دیکھ رھا ہے

قران کا اپنے متعلق دعویٰ ہے کہ یہ ھدایت کے حوالے سے"تبیانا لکل شئ" مفصل و مکمل ہے اس لیے اب صرف دو نتایج ہی سامنے آتے ہیں

قران مفصل ہے اور اپنے مفاھیم کے لیے انسان کا محتاج نہیں -۱

قران مفصل نہیں اور اپنے مفاھیم کے لیے انسانی تفسیر/حدیث کا محتاج ہے -۲

اچھے کام یا ان کاھنرمندی، مہارت سے سر انجام پانا ہے ، عمل کا لفظ فعل سے زیادہ خاص ہے اس لیے کہ عمل ایک گونہُ مشقت سے کسی کام کو کرنے کے لیے بولا جاتا ہے اس لیے عمل کا لفظ خدا کی طرف منسوب نہیں کیا جاتا

بہت سےُلغت کے ماھرین جن میں صاحب محیط بھی شامل ہیں لکھتے ہیں کہ عمل "در حقیقت علم" کی مقلوب شکل ہے اس لیے عمل کے لیے علم لا ینفک شرط ہے قران اعمال کے نتایج بیان کرتا ہے اور اس کو "صلحا" یعنی صلاحیت بخش کہا ہے عمل صالحا ۔۔ صلاحیت بخش کام کرنا ۔ اب کام تو اس دنیا میں ہی کرنے ہوں گے اور ظاہر سی بات ہے اس کا اجر بھی اسی دنیا میں ملنا ہے، قران کا نقطہ نظر ایمان اور عمل ہے ، یعنی قوانین خداوندی کی جو اس کائنات میں رونما ہو رھے ھیں کیُصداقت پر یقین اور ان کے حصول اور بقا کے لیے مسلسل ، اس یقین کے ساتھ کہ ہر عمل اپنا نتیجہ مرتب کرتا ہے اور یہ ہی اسلام ہے ، بد قسمتی سے ہمارے قرانی تراجم ملوکیت کے دور میں یہودی اور پارسی سوچ اور ان کے علماء نے بادشاھت کو تحفظ دینے کے لیے الفاظ کے مطالب تبدیل کیے اور اس وقت قران کی نہ تو طباعت ہوتی تھی کہ عوام کے ذھین لوگ اس پر تحقیق کر سکیں اور نہ ہی ان کی لائیبرریوں تک رسائ تھی ۔ جب قران کی طباعت عام ہوی تو مترجمین نے لغت ، سیاق و سباق یا الفاظ کے مادہ پر غور و فکر۔ کرنے کی بجاے اسی پرانی تفاسیر کو سامنے رکھ کر مختلف زبانوں میں تراجم کر دیے اور یہ بھی نہ سوچا کہ عربی زبان کے

محاورے جو قران میں استعمال ہوے ہیں کیا ان کا ہو بہو ترجمہ کرنا ہے یا اس زبان میں اس محاورے کا مترادف/مثل موجود ہے، جب ایسا ممکن نہ ہو سکا تو ان مترجمین نے محاوروں کا لفظی ترجمہ کر کے بات کہیں کی کہیں پہنچا دی اور بنیادی طور پر یہودی لابی قران کو بایبل کی طرح مذہبی کتاب بنوانا چاھتی تھی سو وہ اس میں کامیاب ہو گے اور یوں "صالحا" کا ترجمہ نیک کیا اور نیکُ اعمال کو عبادت سے منسوب کر کے اجر قیامت کے بعد پر رکھ کر مسلمانوں کو عملی زندگی اور اس سیارے میں رھنے کے لیے جس بقا کا ذکر تھا وہ چھین کر اس پر خود عمل کیا اور آج وہ ذمین کے مالک ہیں اور مسلمان چند عبادتوں کو نیک عمل سمجھ کر ذلت کی زندگی بسر کر رھے ھیں

اب میں انُ تمام آیات کا احاطہ کرنےکی کوشش کروں گا جو عمل صالحا ہیں

قران کی آئت ۱۷۷ سورہ بقرہ کے آخری حصہ میں ہے

اور جس نے اپنا مال باوجود اس کی محبت کے اپنے قرابت داروں ، یتیموں ، مسکینوں ، اللہ کے رستے پر ------ چلنے والوں اور ضرورت مندوں اور مصیبت میں پھنسے لوگوں کو دیا اور وحی کے احکامات پر مبنینظام قایم کیا اور معاشرہ کی خوشحالی کا فریضہ انجام دیا اور جب بھی عہد کیا تو اس کوُپورا کیا اور ہر مشکل ، تکلیف اور جنگ کی حالت میں ثابت قدم رہنے والے بنے- یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا اور یہی تو وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں

اس آیت میں غور کریں تمام کام عملی نوعیت کے ہیں جن کا پورا ہونا بہتر معاشی نظام کے بغیر ممکن نہیں اور یہ اسی وقت ہو گا جب لوگ محنت کریں اور جو ان میں اچھے علم کی بدولت بہتر پوزیشن میں ہیں۔ یا بیوروکریسی اور حکومتی عہدوں پر پہنچ جائیں وہ افراد

۱- اپنا مال باوجود اس کی محبت کے اپنے قرابتداروں کو ، یتیموں ، مسکینوں ، قوانین قدرت پر عمل پیرا لوگوں کو ، ضرورت مندوں کو اور مصیبت میں پھنسے لوگوں کو دیتا ہے

۲- انسانیت کے لیے خوشحالی کا باعث بنتا ہے اور کوی شخص بغیر محنت کے کماے بغیر کیسے خدمت کر سکتے ہیں؟

۳- محنت اس وقت معاشی ترقی کا باعث بنتی ہے جب کنٹریکٹ کو پورا کیا جاے جس کو قران نے اس آیت میں عہد سے تعبیر کیا ہے کہ جب بھی وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔

۴- ہر مشکل ، تکلیف یہاں تک کہ جنگ کی حالت میں بھی ثابت قدم رھتا ہے جیسے کہ موجودہ دور میں5th generation hybrid war بھی ثابت قدم رھتا ہے

اب آپ خود اندازہ کر لیں جب کاروبا ر یا نوکری میں ہر شخص اپنے عہد کے مطابق کال کرے گا تو کیا وہ معاشرہ جنت نظیر نہ ہو جاے گا اور عدالتیں انصاف کو اپنے ھاتھ سے نہ جانیں دیں ۔ اور جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے کاروبار یا نوکری میں جو زبان سے بولیں اسے پورا کریں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَنفِقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ بَيْعٌ فِيهِ وَلاَ خُلَّةٌ وَلاَ شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ

۲:۲۵۴- اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ کوئی دوستی ہوگی اور نہ سفارش، اور یہ کفار ہی ظالم ہیں

اس آیت میں ایک اھم بات ہے کہ خرچ کرو

وہ دن آجاے جس میں کوئ خریدوفروخت نہ ہوگی

اب ایک بات تو واضع ہے کہ اس دن کا تعلق قیامت سے بالکل نہیں چونکہ وہ تو حساب کتاب کا موقعہ ہے اس دن کے حوالے سے خریدوفروخت کی بات کرنا قران کا مقامُ نہیں اور جب ہم پچھلی آیات کو مد نظر رکھیں تو جو بات سمجھ

آتی ہے وہ یہ ہے کہ کچھ دولت کو اپنے پاس مرکوز کر لیتے ہیں اور عوام بیچاری مہنگائ اور افراط زر کی وجہ سے اتنی پس جاتی ہے کہ ریاست معاشی طور پر ناکامُ اور کمزور ہونے کے باعث کسی بڑی مملکت کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور وہ پھر ان ریاستوں پر قبضہ کر لیتی ہیں اور جن لوگوں نے مال و دولت کا ذخیرہ کیا ہوتا ہے وہ دھرا کا دھرا رھ جاتا ہے اور پھر یہ ہی وہ دن ہوتا ہے جب نہ تو کوئ دوستی یا سفارش کام آتی ہے جو چیز سامنے ہوتی وہ نتائج ہئں جن سے ان لوگوں نے ماننے اور قبولُ کرنے سے انکار کیا تھا اور ظلم کیا نہ صرف اپنے پر بلکہ ان کی دولت اکھٹی کرنے کی وجہ سے عوامُ کو بھی نقصان اٹھانا پڑا ، قران انُکو ظالم کہہ رھا ہے۔ اس لیے دولت کو جمع کرنے سے منع فرمایا گیا ہے بلکہ اس کو گردش میں رھنا چاھیے۔

قران کئُ اور بہت سئُ آیات ہیںُ جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ نے جنت کاُوعدہ عبادات میں نہیں بلکہ محنت اور دولت کی منصفانہ تقسیم میں رکھا ہے۔